Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد نمبر ۷۱ / ۳۶ | منگل ۱۳ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ | ۳۰ نبوت ۱۳۶۱ ہش | ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۹ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت صبح اچھی تھی بعد میں خراب ہوگئی۔ ضعف اور کمزوری ہے

احباب کرام سے درخواست ہے کہ پوری توجہ اور کامل التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل اور اپنی رحمت سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

سکون تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب انسان اپنی تمناؤں کو خدا کی مرضی کے تابع کر دے

جتنا کوئی انسان اس تعلقِ عبودیت میں آگے بڑھتا جائیگا اُسے سکون میسّر ہوتا جائیگا

اپنی خواہشات اور تمناؤں کا غلام بننے سے کبھی سکون حاصل نہیں ہو سکتا

قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں سکون و اطمینان حاصل کرنے کے حقیقی طریق کی وضاحت

مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ، ۲۶ نبوت / نومبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی کے حوالے سے سکون اور اطمینان حاصل کرنے کے فلسفہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ انسان کو اس دنیا میں اسی وقت سکون حاصل ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی تمناؤں کا آخری مرکز خدا تعالیٰ کو قرار دے دے اور سب تمناؤں کو اس کی رضا کے تابع کر دے جتنا وہ اس تعلقِ عبودیت میں آگے بڑھتا چلا جائے گا اسے سکون و اطمینان میسّر ہوتا چلا جائے گا۔ جو اللہ کا ہو جائے وہ ہر دکھ سے آزاد ہو کر سکون اور اطمینان پا لیتا ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک بجکر چھ منٹ پر مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اذان کے بعد حضور نے خطبہ شروع کیا جو ایک بجکر ۳۹ منٹ تک جاری رہا اس طرح سے حضور نے تقریباً نصف گھنٹہ خطبہ دیا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اس دنیا میں انسان جتنی مادی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور آرام و آسائش کے نئے نئے سامان مہیا کرتا جا رہا ہے اتنا ہی اسکی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے دنیا کے افراد، خاندان قومیں اور بلاکس بے چین ہیں۔ اور انسان دن بدن زیادہ سے زیادہ بے چین ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے زمانے کو اللہ تعالیٰ نے عصر کا زمانہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

والعصر اِنّ الانسان لفی خسر

یعنی انسان بحیثیت مجموعی گھاٹے میں ہے جب زمانہ گھاٹے میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی بے چینی کا بڑھنا لازمی ہے۔ اور اس کا اثر جماعت احمدیہ کے افراد پر بھی ہے۔ حضور نے فرمایا چنانچہ بہت سے دوست خط لکھ کر اس بے چینی اور عدم سکون کا علاج پوچھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا دنیا میں یہ مسئلہ بڑا پرانا ہے چنانچہ مختلف مذاہب نے اسکا یہ حل تجویز کیا کہ انسان اپنی خواہشات کو ختم کر دے۔ تمناؤں سے آزاد ہو جائے۔ بدھ مت جین مت اور بعض دیگر مذاہب سے اسی فلسفے کے تحت سکون حاصل کرنا چاہا ہے اور اس امر پر زور دیا ہے کہ انسان ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس کی کوئی مراد ہی نہ رہے۔ غالب نے بھی اسی خیال کے تحت کہا ہے کہ

گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ

یعنی اگر تجھے دعا کی قبولیت کا یقین ہے تو سوائے اس کے کوئی دعا نہ مانگ کہ تجھے ایک ایسا دل مل جائے جس میں کوئی آرزو نہ ہو۔

حضور نے فرمایا سکون کے یہ متلاشی ایک گریز کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے دل کا کیا فائدہ جس میں بے قرار اور بے چین سوسائٹی کا درد بھی نہ ہو۔ جس کے دل میں یہ آرزو بھی نہ ہو کہ سوسائٹی کے دکھ ختم ہو جائیں ایسے دل سے تو دل کا نہ ہونا بہتر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امن و سکون کے اسلامی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اس سوال کا جواب اسلام یوں دیتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کہ اے سکون کے متلاشی سوائے رب کے ذکر کے طمانیت کہیں نہ ملے گی۔ اس سے مراد منہ سے صرف اللہ اللہ کہنا نہیں ہے بلکہ یہ گہرا فلسفہ قرآن نے کھول کر بیان کیا ہے کہ ذکر الٰہی سے مراد عبد حقیقی بننا ہے۔ اس سے وہ ذکر مراد ہے جو خدا کا حقیقی عبد بنا دے اس سے مراد وہ اصل منزل مقصود ہے کہ جب ایسا شخص مرنے

(باقی صفحہ ۸ پر)

تقریب شادی

مکرم سید قاسم احمد صاحب (ابن محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب) کی شادی بہمراہ مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ بنت محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ و محترم پیر معین الدین صاحب مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ محترم پیر معین الدین صاحب کے گھر پر بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ پہلے لڑکے والوں کے گھر تشریف لے گئے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ محترم پیر معین الدین صاحب کے گھر تشریف لائے اور بارات کا استقبال فرمایا۔ تقریب رخصتانہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم قمر الدین صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعد ازاں سید حبیب احمد صاحب نے حضرت اقدس ... کا شیریں کلام ؎

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اگلے روز مورخہ ۲۸ نومبر کو مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے دارالصدر کے وسطی لان میں بعد از نماز عشاء دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعوتِ طعام کے بعد دعا کروائی۔

مکرم سید قاسم احمد صاحب اور مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۱ء کو بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

دولہا اور دلہن ہر دو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بھانجہ اور بھانجی ہیں۔ مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی نواسی ہیں اور مکرم سید قاسم احمد صاحب حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے نواسے ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

زائرین کی کثرت

لٹریچر ختم ہو گیا

مبلغ سپین مکرم میر محمود احمد صاحب نے اپنی رپورٹ مذکورہ ۲۹/۱۰/۸۲ میں تحریر کیا ہے "اس ہفتہ ایک سو چالیس زائرین مسجد آئے۔ یہ وہ تعداد ہے جن کا اندراج رجسٹرڈ میں ہو سکا۔

اس کثرت سے زائرین مسجد میں آ رہے ہیں کہ تقسیم کرنے کے لیے لٹریچر ختم ہو گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(مرسلہ: وکالتِ تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ ملتی مسعود احمد ... الفضل ... ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

۳۰ نبوت ۱۳۶۱ ہش

خدا کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو معاشرتی زندگی میں سلامت روی کا ثبوت نہیں دیتے بلکہ بات بات پر دوسروں سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں سے جھگڑا کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ ایسے لوگ پکے دنیادار، خطرناک قسم کے جھگڑالو اور فسادی ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۵)

ترجمہ:۔ اور بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی باتیں اس دنیا کی زندگی کے متعلق تجھے بہت بھلی لگتی ہیں اور وہ (بات کرتے وقت) اس پر جو اُن کے دل میں ہے اللہ کو گواہ ٹھہراتے جاتے ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) سب جھگڑالوؤں سے زیادہ جھگڑالو ہوتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امن وسکون برباد کرنے والی ایک خطرناک معاشرتی برائی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ معاشرتی برائی باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ اس برائی کے ذمہ دار بعض خاص طبیعتوں اور عادتوں کے لوگ ہوتے ہیں کج فہمی، کج بحثی، اور کج روی ان کی خاص علامت ہوتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگوں میں کج فہمی، کج بحثی، اور کج روی کیوں پیدا ہوتی ہے اور کیوں وہ دوسروں کے ساتھ نت نئے جھگڑے کھڑے کر کے معاشرہ میں بے چینی پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس سوال کا بھی جواب دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس قسم کی تمام برائیوں اور خرابیوں کی جڑ تقویٰ کا فقدان ہے جو لوگ دوسروں کا حق مار کے جھگڑے کی طرح ڈالتے ہیں وہ تقویٰ سے عاری ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے جھگڑالو لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۷)

ترجمہ:۔ جب ان (جھگڑالو لوگوں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو جھوٹی عزت کی پچ انہیں گناہ پر قائم کر دیتی ہے ان کے لئے جہنم کافی ہے اور کتنا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانہ!

اس آیت سے صاف عیاں ہے کہ ایسے لوگ ہرگز متقی نہیں ہوتے جبھی تو ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ جو لوگ تقویٰ کے وصف سے متصف ہوتے ہیں وہ نہ کسی پر زیادتی کرتے ہیں اور نہ کسی کا حق مارتے ہیں۔ اس لئے اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کسی سے جھگڑا کریں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ معاشرہ کے ہر قسم کے جھگڑوں اور فسادوں اور گناہوں سے پاک ہونے کا مدار افراد معاشرہ کے متقی ہونے پر ہے۔ وہ لوگ جو دوسروں کے ساتھ جھگڑتے اور لڑائی مول لیتے ہیں وہ جھوٹی عزت کی پچ میں آ کر صلح صفائی کی طرف نہیں آتے اور اس طرح ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ کے مرتکب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ ایسے لوگ اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ معاشرہ میں فساد کرنے کے باوجود اس (ظلم اور زیادتی) کی سزا سے بچ جائیں گے۔ اگر وہ اپنی چالاکیوں اور دھوکہ فریب کے نتیجہ میں دنیوی سزا سے بچ نکلے تو آخرت کی سزا سے وہ کسی صورت نہیں بچ سکتے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگلے جہان میں دوزخ ان کا ٹھکانہ ہوگی اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ہر قسم کے باہمی تنازعات اور بغض اور کینہ اور حسد سے اپنا دامن بچانے اور باہم ایک ہو کر اور بھائی بھائی بن کر زندگی گزارنے کی نہایت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ ہم اس تلقین پر ہی اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ یہ خدا کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں گو انہیں بیان حضور علیہ السلام نے کیا ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی قربانی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا، سو اس کا مجھ سے حصہ نہیں۔" (کشتی نوح)

ہم بھی ہیں

حدیثِ مہر و وفا کی کتاب ہم بھی ہیں
جہانِ عشق میں گردوں جناب ہم بھی ہیں

محبتوں کے سفیرانِ خوش نوا کی طرح
ترے قریب ہی رودِ چناب ہم بھی ہیں

وہ رزم ہو کہ تری بزمِ ناز پیکر ہو
جری ہیں علمِ خطابت کا باب ہم بھی ہیں

جو چاہو تم تو یہاں بیٹھ لیں گھڑی دو گھڑی
وگرنہ چلنے کو پا بر رکاب ہم بھی ہیں

جہانِ جود میں اپنی مثال ہیں خود آپ
سمیٹنے میں عطا لاجواب ہم بھی ہیں

جو بھول چوک بھی ہو جائے ہم فقیروں سے
خیال دل میں نہ لانا کہ خواب ہم بھی ہیں

کسی کسی ہی کو ملتی ہے اہلِ بینش میں
نظر کہ جس کا حسیں انتخاب ہم بھی ہیں

نگہ میں اپنے عیوبِ برہنگی کیوں ہوں
خود آپ اپنی نظر کا حجاب ہم بھی ہیں

بلا کی دھوپ ہے، میدانِ کربلا میں نصیر
فرات والے ہیں خوش آب ہم بھی ہیں

(ڈاکٹر نصیر احمد خان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے ۵۰ فائدے

مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ - میرا بھرڈکا - آزاد کشمیر

فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اس چیز کو قبول کرتی ہے جس میں اسے فوائد نظر آئیں۔ اگر جماعت کے دوستوں پر جلسہ سالانہ کے فوائد واضح ہوں تو وہ نہ صرف خود جلسہ پر حاضر ہوں بلکہ دوسروں کو بھی ہمراہ لائیں خاکسار چند فوائد کا ذکر کرتا ہے اور احباب سے سوال کرتا ہے کہ کیا ان فوائد کو چھوڑ کر آپ اپنے گھروں میں رہیں گے؟ (۱) یہ جلسہ دنیا کی محبت کو سرد کرتا ہے اور دین کی محبت پیدا کرتا ہے۔

(۲) اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ اور آتش عشق الٰہی دن بدن افروختہ ہوتی ہے۔

(۳) جلسہ میں شامل ہونے والے عشق رسول کی نعمت سے حصہ پاتے ہیں۔ جس رسولؐ کے غلام کی عظمت بالائے عقل ہے وہ رسولؐ خود کتنا عظیم ہے۔ ۴۔ مسلسل جلسہ میں شامل ہونے والے حالت انقطاع اپنے اندر پیدا کرتے ہیں۔ یعنی خالص خدا کے ہو جاتے ہیں۔

۵۔ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے اخروی زندگی کی تیاری کرتے ہیں اور اس دنیا کی لذت کو کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۶۔ جلسہ سننے والوں کے جسم اور روح سے ضعف کمزوری اور کسل دور ہوتا ہے اور چستی اور بیداری پیدا ہوتی ہے۔ جس کا اثر مستقل قائم رکھا جا سکتا ہے یاد رہے کہ مندرجہ بالا فوائد میرے اپنے بیان کردہ نہیں بلکہ حضرت اقدس ..... کی اس تحریر سے استنباط ہے جو جلسہ سالانہ کے متعلق ہے چنانچہ حضور علیہ السلام آسمانی فیصلہ میں جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لیے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔" (آسمانی فیصلہ ص۴۱)

۷۔ احباب اس تحریر پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں ایک ساتویں فائدے کا بھی ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین یقینیہ کے سامان اس جلسہ میں میسر ہوں گے۔ اور شک کی آلائشیں دور ہوں گی۔

۸۔ آٹھویں غرض یا آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ ذوق اور شوق اور ولولہ پیدا ہوتا ہے فرمایا:-

اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۱)

۹۔ اس جلسہ میں زبانی باتیں سنائی جائیں گی۔ یعنی یہ جلسہ کسی قسم کا دنیوی میلہ نہیں بلکہ اس کے سارے پروگرام دینی باتوں پر مشتمل ہیں۔

۱۰۔ اس جلسہ میں دعائیں کرنے اور دعائیں حاصل کرنے کے بہت مواقع ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لیے اور دعا میں شریک ہونے کے لیے اس تاریخ پر آجانا چاہیے۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۱-۴۲)

۱۱۔ اس جلسہ میں حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے۔ ۱۲۔ یہ جلسہ ازدیاد ایمان کا مؤثر ذریعہ ہے۔

۱۳۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ پر یقین اور توکل کو بڑھاتا ہے

۱۴۔ اس جلسہ میں نہ صرف حقائق و معارف کو سننے کا موقع ملتا ہے بلکہ دوستوں کی اپنی معرفت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور معرفت الٰہی کے حصول کا شوق پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں محبت الٰہی ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ حضور اقدس ..... نے فرمایا:-

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۲)

۱۵۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے صرف دعائیں ہی نہیں لیتے بلکہ خصوصی دعائیں لیتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے۔ یہ بھی تو ایک دعا ہے کہ مجھے روز کی روٹی عطا کر۔ لیکن یہ بھی ایک دعا ہے کہ اے خدا تو مجھے ان گنت نعمتوں کا وارث کر۔ دونوں دعاؤں میں بہت بلکہ زمین و آسمان کا فرق ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"نیز ان دوستوں کے لیے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لیے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ ص۴۲)

۱۶۔ خاص دعاؤں سے مراد یہ بھی ہے کہ مامورین و خلفاء کے دل میں یوں تو بنی نوع انسان کے لیے دعائیں نکلتی ہیں وہ دشمنوں کو بھی دعاؤں سے محروم نہیں کرتے مگر خدا ان کے دل میں مخلصین سلسلہ اور اطاعت شعار بندوں کے لیے دعا کا خاص جوش ڈالتا ہے سو گھروں میں بیٹھنے والے اس شکل میں دعاؤں سے حصہ دار نہ ہوں گے جو جلسہ پر آنے والے۔ سوائے اس کے کہ کسی کی روح جلسہ پر شمولیت کے لیے تڑپ رہی ہو اور روکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہوں لیکن یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے نہ کسی انسان کا۔

۱۷۔ مندرجہ بالا فقرات میں ایک فائدہ یہ بیان ہے کہ جلسہ پر آنے والے ایسی دعاؤں کے وارث ہوں گے جو نہ صرف توجہ سے کی جاتی ہیں بلکہ خاص توجہ سے۔ گویا حضرت اقدس ..... اور آپ کے خلفاء کا بھی آپ کی نیابت میں یہ وعدہ ہے کہ خاص توجہ سے۔ پورے زور سے دعائیں کریں گے۔ اس مشکل میں کہ جیسے حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں کہ دوسروں کی زندگی کے لیے خود مر جانا۔ دوسروں کو گور سے نکالنے کے لیے خود کو گور میں داخل کرنا۔ اور گریہ وزاری کی ایسی حالت بنا دینا کہ خدا عزوجل روکاوٹوں کو دور کر کے اپنا فضل نازل کرے

۱۸۔ تعارف بھی اس جلسہ کا ایک فائدہ ہے حضور اقدس ..... فرماتے ہیں:-

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔" (آسمانی فیصلہ ص۴۲)

۱۹۔ اٹھارھواں فائدہ تو نئے داخل ہونیوالوں کو حاصل ہوگا لیکن انیسواں یہ فائدہ کہ نئے یا پرانے سب بھائی۔ نیز رشتہ دار اکٹھے ہونگے تو محبت اور پیار بڑھے گا چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۲)

گویا جتنی باقاعدگی سے جلسہ پر احباب تشریف لائیں گے اتنی زیادہ محبت ترقی کرے گی۔ اور دن بدن پیار کے درجات بڑھیں گے۔ پیار کے رشتے مضبوط سے مضبوط تر ہوں گے۔

۲۰۔ یہ پیار کے تعلقات جلسہ پر جانے والوں کے درمیان ہی نہیں پیدا ہوں گے۔ بلکہ جو لوگ جلسہ پر جائیں گے انہیں اپنے مسکراتے ہوئے بھائیوں کو دیکھ کر فراخ دل ہمدرد دوستوں کو پا کر یہ توفیق اور طاقت ملے گی کہ وہ واپس آکر اپنی جماعت میں بھی تلخیاں اور نفرتیں دور کر کے پیار سے رہیں گویا اس جلسہ کی برکت سے آپس کے جھگڑوں کو نپٹا کر پیار کا معاشرہ قائم کرنے کا موقع بھی ملتا ہے اسی کی طرف حضور اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رشتہ ودو تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

۲۱۔ فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں حضور اقدس ..... فرماتے ہیں:-

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۲)

۲۲۔ اکیسویں فائدہ میں ایک فائدہ یہ بھی مخفی ہے کہ نہ صرف فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں کی جائیں گی بلکہ اس سے سامعین جلسہ کے دل میں اسی طور پر بنی نوع سے ہمدردی کا مادہ پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں کرتے رہیں گے۔

۲۳۔ یہ جلسہ عالمگیر رشتہ اتحاد کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ ۲۴۔ جو لوگ جلسہ پر آتے ہیں وہ نفاق کے مرض سے بچ جاتے ہیں اور دور رہنے والے یا ہر سال نہ شامل ہونے والوں کے لیے خطرہ ہے کہ نفاق کا مادہ ان میں نہ پیدا ہو حضور اقدس ..... فرماتے ہیں:-

"تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۲)

۲۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا موقع ہر احمدی کو ملے گا۔ حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:-

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔"

(آسمانی فیصلہ ص۴۱)

۲۶۔ نزول ملائکہ۔ احادیث نبویہ میں اس کی وضاحت ہے صرف ایک حدیث پیش خدمت ہے

لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (مسلم)

یعنی جب کبھی کوئی گروہ یا جماعت ذکر کی مجلس قائم کرتی ہے تو فرشتے اسکو گھیر لیتے انکو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے یہ تو عام ذکر کی مجلس کا ذکر ہے لیکن ذکر کی یہ مجلس تو ایسی شان کی حامل ہے کہ آج دنیا بھر میں کسی جگہ اس کی مثال نہیں۔ مقدس مقام ہو۔ عاشقان کا اجتماع ہو۔ مہدی کی دعائیں۔ اپنے آقا کا خطاب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُرسوز دعائیں۔ بابرکت ماحول۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر تو صرف جلسہ گاہ میں نہیں بلکہ ہر جگہ فرشتوں کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن کوئی اس فقرے سے غلط مطلب نکال کر جلسہ گاہ کو نہ چھوڑے کہ جلسہ گاہ سے باہر آنے والے (بغیر عذر کے اور دوران جلسہ) تو کہیں بھی نزول ملائکہ کو نہ دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ نزول ملائکہ بدرجہ اتم جس جگہ پر ہوتا ہے وہ جلسہ گاہ ہی ہے۔ اس سے منہ پھیرنے والے تو فرشتوں سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں اور دل تاریک ہیں لیکن جو جلسہ میں سارا وقت رہیں گے۔ وہ ربوہ کے ہر گھر۔ اور ہر حصے میں ملائکہ کا نزول مشاہدہ کریں گے۔

۲۷۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور کرتا ہے اس لیے اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو ضرور ساتھ لائیں۔

۲۸۔ یہ جلسہ مہمان نوازی کا ملکہ احمدیوں میں پیدا کرتا ہے۔

۲۹۔ کام کرنے والوں کو دیکھ کر انتظامی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

۳۰۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے علماء کے مقام سے واقف ہو جاتے ہیں۔

۳۱۔ خلفائے احمدیت کا مقام اور ان کی عظمت یہ جلسہ بڑھاتا ہے کیونکہ خلفاء کے جلالی۔ جمالی رنگ کئی صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

۳۲۔ وقت کی قدر کا ملکہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس میں اوقات کا پابند رکھا جاتا ہے۔

۳۳۔ خدا کی خاطر مصروف رہنے کی مشق ہوتی ہے

۳۴۔ معاونین جلسہ میں وقار عمل کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

۳۵۔ یہ جلسہ اہالیانِ ربوہ کی کئی رنگوں میں خاص تربیت کرتا ہے۔

۳۶۔ میٹھی میٹھی باتیں سنکر کم تربیت یافتہ افراد میں گفتگو کے آداب پیدا ہوتے ہیں۔

۳۷۔ عباد الرحمن کی صفت رفتار میں ایک خاص شان یہ جلسہ پیدا کرتا ہے۔ فرمایا:۔

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

(فرقان: ۶۴)

وہ زمین پر آرام سے چلتے ہیں۔

۳۸۔ یہ جلسہ انتظامی امور کی وجہ سے اطاعت کا بے نظیر ملکہ احباب میں پیدا کرتا ہے کیونکہ بڑے بڑے افراد بچوں کے اشاروں کی تعمیل کرتے ہیں

۳۹۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت احباب میں پیدا ہوتی ہے۔

۴۰۔ خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ احباب سردی میں جاتے ہیں۔ بھیڑ اور رش ہوتا ہے تنگ جگہوں پر رہتے ہیں لیکن چونکہ خدا کے عاشق ہیں اس لیے بشاشت قلب اور لذت محسوس کرتے ہیں

۴۱۔ جو غریب لوگ جلسہ پر آتے ہیں ان میں قناعت کا مادہ ترقی کرتا ہے۔

۴۲۔ صاحب حیثیت میں اسراف سے بچنے کی اور قربانی کی عادت پیدا ہوتی ہے

۴۳۔ ایک دفعہ اپنے آقا سے ملکر بار بار ملنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

۴۴۔ اپنے بھائیوں کو ساتھ ملانے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے کیونکہ فطرت انسانی میں ہے کہ جس لذت کو وہ حاصل کرے دوسروں کو اس میں حصہ دار بناتا ہے

۴۵۔ جذبہ مسابقت پیدا ہوتا ہے جو لوگ دن رات خدمت میں مصروف ہیں انکو دیکھ کر باقی اُن سے ملنے بلکہ آگے بڑھنے خواہش رکھتے ہیں۔

۴۶۔ بار بار صحبت صادقین کی خواہش پیدا ہوتی ہے

۴۷۔ یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی جماعتوں میں جلسے کریں۔

۴۸۔ غیر ملکیوں سے ملکر باہر کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ ۴۹۔ انسان اپنی کمزوریوں کو چھوڑتا۔ محاسبہ کرتا۔ اور عاجزی اختیار کرتا ہے۔

۵۰۔ اضافہ علم و معرفت اور روحانیت کی مستقل خواہش پیدا ہوتی ہے۔

تہجد کی تاکید

حضرت اقدس نماز تہجد کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گذر گئے تو آخرت کے لیے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالےٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے۔ اس لیے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔

جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کے لیے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔" (ملفوظات حضرت اقدس جلد اول صفحہ)

(مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیں ۔ مینجر الفضل

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد

مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۸۲ء کو مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے اعزاز میں دوبارہ صدر منتخب ہونے کی خوشی میں لجنہ گراؤنڈ میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ ۴½ بجے حضرت سیدہ صدر صاحبہ مدظلہا العالی کی تشریف آوری پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آپ کی خدمت میں ممبرات مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ کیطرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد سب نے مل کر چائے پی۔ اور مغرب کے وقت یہ پُر مسرت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس موقعہ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ مدظلہا العالی کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا گیا وہ حسب ذیل ہے۔

سپاسنامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

تمام حمد اس خدائے واحد کے لیے ہے جس کے فضلِ خاص سے تمام اچھے امور سرانجام پاتے ہیں۔ اور وہ گھڑی تو بہت ہی مبارک ہوتی ہے جب خدا کی مرضی بھی بندوں کی مرضی میں شامل ہو جائے۔ ایسی ہی نیک ساعت میں صدر لجنہ مرکزیہ کے لیے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا نام ایکبار پھر اتفاقِ رائے سے منظور ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

بے پناہ قائدانہ صلاحیتیں رکھنے والا یہ بابرکت وجود جس تنظیم کو میسر آجائے تو پھر اس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ اور اس کے اراکین بھی کچھ نہ کچھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہمیں یہ قیمتی اور نادر وجود حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی دعاؤں اور حضرت مصلح موعود کی بھرپور تربیت کے طفیل ثمرِ شیریں کی صورت میں حاصل ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کی عمر اور صحت میں بہت برکت دے۔ اور ابرِ بہار کی طرح چھائے ہوئے نیک اور با مقصد غلبۂ اسلام کے کاموں کو بجا لانے کی طاقت بخشے آمین۔

تجربہ کار ایک الگ مقام ہوتا ہے جو کام کرنے والے کے لیے سونے پر سہاگہ کا مصداق ہوتا ہے۔ آپ کی ذاتِ گرامی حلم، بردباری، وسیع النظری اعلیٰ ظرفی اور پیار و شفقت کا حسین مرقع ہے۔ تمام قسم کے علم پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ آپکا تمام قیمتی وقت لجنہ کی خواتین کی فلاح و بہبود اور جماعتی ترقی کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کے لیے وقف ہوتا ہے۔ مختلف اوقات میں خواتین پر مشکل وقت آئے جس میں آپ نے ان کی صحیح رنگ میں راہنمائی فرمائی اور ان کے لیے دعائیں کیں۔ آپ نے اپنے عملی نمونہ سے ہمیں اس بات کا سبق دیا ہے کہ عمر عزیز ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جس کو صحیح طریق پر صرف کرنا ہی صراط مستقیم ہے۔

بلاشبہ آپ کی ذات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہمیں آپ کی معیت میں خدمتِ دین کی سعادت نصیب ہو رہی ہے

آپ ہماری وہ محبوب ہستی ہیں جو خلیفۂ وقت کے سامنے اطاعت کی مکمل تصویر ہوتی ہیں۔ اور آپکی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے امام وقت کی آواز پر لبیک کہیں اور خواتین کو بھی آپ ہمیشہ اسی کی تلقین فرماتی ہیں۔

۶½ سال بعد احمدیت پر ۱۰۰ سال پورے ہو جائیں گے۔ یہ غلبۂ اسلام کی ابتداء ہوگی۔ دنیا انشاء اللہ پیشگوئیوں کے مطابق جو اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس ..... سے کیں میں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہوگی۔ خواتین دنیا کے گوشہ گوشہ سے مرکز میں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ اُس وقت کی لجنہ کو صحیح طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے اور ہم جو اس وقت ہیں ہمیں بھی آپ کی راہنمائی میں اللہ تعالیٰ کی رضاء کے مطابق خلیفۂ وقت کے ارشادات کی روشنی میں اپنے فرائض ادا کرنیکی توفیق عطا ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہماری خامیوں اور کمزوریوں سے چشم پوشی فرمائے اور اس قابل بنائے کہ آپ کی ہمراہی کے قابل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پہ قائم و دائم رکھے آمین یا ارحم الراحمین۔

ہم تیری صدارت میں کچھ کر کے دکھا جائیں
تاریخ نہ پھر بھولے تا حشر یہ افسانہ
تبلیغ مؤثر ہو اعمال ہوں پاکیزہ
کعبہ میں بدل ڈالیں دنیا کا صنم خانہ

(خاکسار صفیہ عزیز
جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دسترخوانوں اور ٹوکریوں کی کمی ہے

★ قیام گاہ مستورات کے سٹور میں استعمال کے لئے ٹوکریوں اور دسترخوانوں کی کمی ہے جو لجنات عطیات لاتی ہیں وہ اس کمی کو مدنظر رکھیں۔

(ناظمہ قیامگاہ مستورات)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر حوالہ ضرور دیں۔ مینجر الفضل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغینِ کشمیر کا ذکرِ خیر

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق مدیر اصلاح سری نگر حال راولپنڈی

مولانا اسد اللہ صاحب قریشی کاشمیری

مولانا اسد اللہ صاحب قریشی مرحوم وزارت امور کشمیر حکومت کشمیر حکومت پاکستان کی جانب سے ریاست جموں وکشمیر کے مہاجرین مانسہرہ کیمپ میں بطور مبلغ تعینات تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے مطابق خاکسار کو اس کیمپ میں ۴۸-۴۹ء میں مہاجرین کشمیر میں کچھ کپڑا تقسیم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اس موقعہ پر مولانا صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی اور ہم نے جب دیر تک تبادلہ خیالات کیا تو ان کا رویہ جماعت کے سلسلہ میں نہایت مخلصانہ اور محققانہ پایا۔ ان کی اسی سعادتمندی کی وجہ سے نہ صرف خود احمدی ہوئے بلکہ زندگی وقف کر کے انہیں خدمت سلسلہ کی بھرپور اور نمایاں خدمات کا بھی اللہ تعالےٰ نے وافر موقعہ عطا فرمایا۔ اس لحاظ سے بعد میں آکر بھی گویا وہ ہم سے بہت بڑی سبقت پا گئے۔ یہ ان کی خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور مرحوم کے لواحقین کا حافظ وناصر اور مددگار ہو آمین۔ مولانا مرحوم عام طور پر مطالعہ اور تصنیف کا شغل اختیار کئے ہوئے تھے۔ تاہم انہیں ہم آزاد کشمیر کے مبلغ کے طور پر یاد کرتے تھے۔

مولانا عبدالواحد صاحب

ابھی چند دن ہوئے کشمیر کے اس پار یعنی وادی کشمیر سے ریاست جموں وکشمیر کے ایک اور نامور اور دیرینہ خادم سلسلہ مولانا عبدالواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ کشمیر کی افسوسناک وفات کی خبر ملی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مولوی صاحب مرحوم اپنی روایت کے مطابق ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے تھے۔ راقم الحروف کی دانست میں ریاست جموں وکشمیر میں سب سے پہلے مبلغ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں ان کے ایک شاگرد رشید مولوی محمد شاہ صاحب مرحوم متعین ہوئے تھے۔ اس زمانے کے بعض مبلغین کا وقف نہایت ہی قابل رشک وقف گزرا ہے۔ مولوی محمد شاہ صاحب مرحوم اصل میں ڈیرہ غازیخان کے موضع تونسہ شریف کے ایک نہایت ہی نیک بخت نوجوان تھے جو اپنے عالم شباب میں بطور مبلغ کشمیر گئے اور وہاں کے ہی ہو رہے۔ ہمارے دادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحب نے ان کی وہاں پر ہی شادی کرادی اور موضع آسنور میں ایک مکان بھی بنا کر دیا۔ اور پھر عمر آخر تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ مرحوم کا نیک نمونہ کشمیر کے پرانے احمدیوں میں ہمیشہ بطور ان کے ذکرِ خیر کے ایک مثالی نمونہ تھا۔ ان کی اولاد میں سے صرف سید محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل زندہ ہیں جو قادیان میں مولوی فاضل تک میرے ساتھ پڑھتے رہے اور اب خوشاب جڑانوالہ کے ایک مشن ہائی سکول میں عربی ٹیچر ہیں۔ مرحوم مولوی محمد شاہ صاحب کی وفات کے بعد حکیم مولوی نظام الدین صاحب کا دور بھی ایک تاریخی دور گزرا ہے۔ جب کشمیر کی پرانی جماعتیں منظم ہوئیں اور کشمیر میں احمدیوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا۔ حضرت مصلح موعود کا کشمیر کے ساتھ شغف اور حضور کی احباب کشمیر پر نظرِ شفقت ایک تاریخی حقیقت ہے جو ایک علیحدہ مضمون ہے۔ آپ کے دور میں باوجود اس کے کہ ریاست جموں وکشمیر اور رسل و رسائل اور وسائل کے لحاظ سے ایک دور افتادہ جگہ تھی مگر حضور کی خاص توجہ کی وجہ سے نہ صرف حضور خود کشمیر تشریف لے جاتے رہے بلکہ جماعت کے عمائدین بہت سے ناظر صاحبان اور اکثر نامور بزرگ مبلغین کی کشمیر میں خاصی آمد و رفت رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ریاست جموں میں کشمیر میں جماعت احمدیہ بہت بڑی تعداد میں موجود ہے اور حق بات یہ ہے کہ قدرتِ ثانیہ کے اس مظہر ثانی کے دور میں یہ احمدیوں کا ہی اور احمدیہ جماعت اور ان کے امام عالی مقام کے ہی اثر ونفوذ اور جد وجہد کا نتیجہ کا کشمیر کے لوگ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنی آزادی کا سانس لیا ان کی یہ جد وجہد آزادی ابھی تک ناتمام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس دور میں قادیان میں بہت سے کشمیری طلباء تعلیم کے لئے آتے رہے جنہوں نے زیادہ تر دینی مدارس میں ہی تعلیم حاصل کی۔ اسی دور میں موضع کوریل آسنور کے ایک نوجوان مولوی عبدالواحد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے جب خاکسار ۱۹۲۸ء میں حصول تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا تو مولوی عبدالواحد صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور مولوی محمد صادق صاحب سماٹری کے ساتھ مولوی فاضل میں پڑھ رہے تھے۔ مولوی عبدالواحد صاحب موجودہ ناظر اشاعت لٹریچر وتصنیف عزیزم سید عبدالحی صاحب کے حقیقی ماموں تھے۔ بچپن سے ہی نہایت نیک طینت نوجوان امتیاز کے ساتھ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور دو سال تک مبلغین کلاس میں تربیت حاصل کرنے کے بعد کشمیر میں بطور مبلغ کشمیر بھجوا دیئے گئے اور ساری عمر سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ریاست جموں وکشمیر کی تمام جماعتوں میں قیام کرتے رہے اور اپنے نمونہ کی وجہ سے اور سلسلہ کی ان تھک خدمت کی وجہ سے مولوی صاحب ریاست جموں وکشمیر کے احمدیوں میں نہایت ہر دلعزیز اور مقبول مبلغ تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر تھے اس زمانہ میں مولوی صاحب نے نہ صرف جماعت کی خدمات خاص طور پر سرانجام دیں بلکہ تحریک آزادی کشمیر میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اور اسکی پاداش میں آپ کو ڈوگرہ حکومت کی جیل میں بھی جانا پڑا اور مظفر آباد کی جیل میں موسم گرما میں آپ اتنی اذیت اور سنگین سزا دی گئی کہ آپ کو دماغی عارضہ لاحق ہو گیا اور کئی دفعہ اس کے بعد بھی اس کے دورے پڑتے رہے مولوی عبدالواحد صاحب کو تبلیغ کا جنون تھا ۱۹۳۲ء میں خاکسار مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور موسم گرما کی تعطیلات پر اپنے وطن گیا تھا۔ ان دنوں مجھے دس روز مولوی عبدالواحد صاحب کے ساتھ گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کشمیر کے لوگوں تک اس جذبہ جوش اور فکر مندی کے ساتھ پیغام حق پہنچانے کے دھنی تھے کہ گویا جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ عوام الناس تک پیغام حق پہنچے وہ تھوڑا ہے۔ مجھے ہمیشہ ان کی یہ ادا یاد رہی ہے کہ پیدل سفر کر رہے ہیں اور دیکھا کہ کوئی مسافر آگے جا رہا ہے جلدی سے پہنچ کر اسے جا لیا اور اس کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہ شخص اگر سڑک چھوڑ کر اپنے گاؤں کی طرف جانے لگا تو اسے کہا کرتے تھے کہ اپنے گاؤں کے امام صاحب کو کہنا کہ ایک مسافر نے سلام دیا ہے اور یہ پیغام بھی دیا ہے کہ حضرت امام الزمان مہدی موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں مبعوث ہو چکے ہیں ان کی جماعت میں داخل ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہ گویا ان کی طرف سے کم سے کم اتمام حجت ہوا کرتا تھا۔ مولوی صاحب مرحوم کی ۵۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ کی تبلیغی زندگی کے بے شمار واقعات ہیں۔ آپ نے کشمیر کے علماء کے ساتھ متعدد مناظرے کئے۔ آپ نہایت زیرک اور حاضر جواب مبلغ تھے۔ اور سب سے زیادہ مؤثر آپ کا اپنا نیک نمونہ تھا۔ باقاعدہ تبلیغی فرائض سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو ساری ریاست جموں وکشمیر کے امیر کے طور پر بھی کئی سال تک خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اور اب عام طور پر موسم سرما کا سارا عرصہ قادیان شریف میں مقیم رہ کر مصروفِ دعا رہتے تھے۔ نہایت دعا گو بزرگ تھے مشیتِ ایزدی کہ آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ مرحوم کے عقد میں راقم الحروف کی پھوپھی زاد ہمشیرہ آپا سارہ بیگم نے بھی کما حقہ مولوی صاحب مرحوم کی زندگی میں بھرپور ساتھ دیا۔ جو احباب کرام کی خاص دعاؤں کی مستحق ہیں۔

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر ساری عمر اپنے ہی وطن اور اپنی ہی ریاست جموں کشمیر کے مبلغ رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ آپ کا بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ کل کی ہی ڈاک سے مجھے عبدالحمید صاحب ٹاک زعیم اعلیٰ انصار اللہ وادی کشمیر کا یاڑی پورہ سے مرسلہ خط ملا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز اتوار ۱۲ بجے دن ہمارے واجب الاحترام بزرگ حضرت مولانا مولوی عبدالواحد صاحب فاضل وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن... ۱۵ اکتوبر کو نماز جمعہ ادا کی اور روز ہفتہ بیمار ہو گئے۔ مولوی صاحب کو کہا گیا کہ آج آپ کو سانس کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ فرمانے لگے یہ آخری وقت کی علامت ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں اور مولیٰ کریم کی رضا پر راضی اور تیار ہوں۔

دو روز سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی شبیہ نظروں کے سامنے رکھی تھی۔ فرمایا یہ بادشاہ چلا گیا اب نیا بادشاہ آگیا ہے جو انشاء اللہ ضرور کشمیر آئے گا۔ مرحوم کی وفات کی خبر ریڈیو کشمیر سے بھی نشر ہوئی۔ قرب وجوار کی جماعتوں اور غیر از جماعت دوستوں نے سینکڑوں کی تعداد میں جنازہ میں شرکت کی۔ ان کا ذکر کن الفاظ میں کیا جائے ان کی زندگی تو ایک کھلی کتاب ہے۔ افسوس وادی کشمیر کی جماعتیں ایک دعا گو بزرگ۔ حق گو۔ حق شناس حق آگاہ۔ دیوانہ وار تبلیغ کرنے والے۔ جن کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ جن کا اوڑھنا بچھونا احمدیت ہی احمدیت تھا سے محروم ہو گئی ہیں۔ یہ ایک عظیم قومی اور جماعتی صدمہ ہے۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ جماعت کے تمام احباب سے مولوی صاحب مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین اللہ تعالےٰ ساری دنیا کے احمدیوں کو امام کی مقام کی خواہشات کے مطابق غلبۂ اسلام کی مہم میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتۂ تربیت ۳ دسمبر تا ۹ دسمبر منانا نہ بھولیں ۔ مہتمم تربیت

ضرورت معلّم قرآن

جماعت احمدیہ کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ میں بچوں کو قرآن پاک اور بنیادی دینی تعلیم سکھانے کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے رہائش و طعام کے علاوہ دیگر ضروریاتِ زندگی کا بھی خیال رکھنے کی ذمہ داری جماعت پر ہوگی خدمتِ دین کی خواہش رکھنے والے دوست درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(محمد یوسف زعیم انصار اللہ۔ کوٹ کوڑا ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

ناشکری نہیں کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دینِ حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے"

(بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خدمتِ خلق

• خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کے ۳۰ خدام نے سالانہ مرکزی اجتماع کے موقع پر ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر ۱۴ اکتوبر کو شاہین و سپر ایکسپریس سے آمدہ احمدی مہمانوں کا استقبال کیا۔ سامان اتروا کر تمام مہمانوں کو اکٹھا بٹھایا اور چائے بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی بعدہٗ تمام مہمانوں کو سامان سمیت ۸ عدد بسوں میں سوار کر کے دعاؤں کے ساتھ عازم ربوہ کیا گیا۔

• ۱۴ اکتوبر کو فیصل آباد سے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے لجنات کو ایک بس میں سوار کر کے ربوہ روانہ کیا گیا۔ سپیشل بس کے ساتھ دو خدام بھی بھجوائے گئے۔

• ۱۹ اکتوبر کو فیصل آباد سے ۴ عدد بسیں ربوہ روانہ کی گئیں وہاں سے کراچی جانے والے خدام، اطفال اور لجنات کو بمعہ سامان ربوہ سے فیصل آباد ریلوے اسٹیشن لایا گیا۔ ۱۲ خدام نے ان مہمانوں کو سپر ایکسپریس میں سوار کروایا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

• دوران ماہ قیادت دارالذکر کے حلقوں، عبداللہ پور اور بٹالہ کالونی کے ۹ خدام اور ۸ اطفال پر مشتمل ۲ وفود نے سول ہسپتال کا دورہ کیا اور ۹۲ مریضوں کی عیادت کی نیز مریضوں میں فروٹ تقسیم کیا گیا اور دعائے صحت کی گئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر۔ فیصل آباد)

اطفال الاحمدیہ ربوہ توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب تر آ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں ربوہ کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہمارا اہم ترین فریضہ ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے گھروں اور ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور گلیوں اور راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی بجائے مناسب جگہ گڑھا کھود کر دبا دیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

• ۱۹ نومبر کو میری بہو کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مستقی محمد حسین گلشن اقبال۔ کراچی)

• میرے والد محترم ذوالفقار احمد صاحب کا مغربی جرمنی میں ۱۸ نومبر کو گلے کا اپریشن ہوا ہے ابھی آپ ہسپتال میں ہی ہیں۔ بیمار ہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ضیاء الحسن شاکر معرفت نعیم احمد خالد ہوسٹل ۱۱ کمرہ ۱۰۔ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور)

• میرا بھانجہ عزیزم معین الدین سوا سال سے ایک قتل کے مقدمہ میں ملوث ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ نیز میری بھتیجی زینت حبیب آف جرمنی دو ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رضیہ سلطانہ۔ شفیق آباد)

• خاکسار کے گھٹنوں میں درد رہتا ہے جو بعض دفعہ بڑی شدت اختیار کر جاتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (احمد علی اسلم فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

• عزیزم تنویر احمد زعیم حلقہ مغل آباد راولپنڈی جنرل ہسپتال میں تشویشناک طور پر بیمار ہے ٹائی فائڈ بگڑ گیا ہے خون دیا جا رہا ہے دوسری بار پیٹ کا اپریشن تجویز کیا گیا ہے کمزوری بہت ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں کامل شفا عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا ہو۔ آمین۔

(ریاض احمد چوہدری بیت الودود دارالفضل شمالی۔ ربوہ)

• میرے بہنوئی قریشی عبداللطیف صاحب آف اوکاڑہ کا شانہ کا اپریشن مشن ہسپتال ساہیوال میں ہوا ہے ابھی تک پیشاب کے لئے نالی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے میری والدہ صاحبہ بھی بیمار چلی آ رہی ہیں ہر دو کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم ملک بلال الدین صاحب دارالرحمت غربی)

تقرر ناظمین و مربیان اطفال

قائدین کرام جلد از جلد اپنے مجلس کے ناظم صاحب اور مربی صاحب اطفال کا تقرر فرما کر مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اپنے گھر کی تعمیر میں خانۂ خدا کا حصّہ

اپنا گھر بناتے وقت ہر احمدی کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر سے غافل تو نہیں۔ ایسی ہی ایک مثال محترم بابو نثار احمد صاحب نیشنل بنک آف پاکستان کنری کی ہے جنہوں نے اپنا مکان بنواتے وقت مساجد فنڈ میں مبلغ ۱۰۰۰ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے گھر کو برکتوں سے نوازے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ـــ ربوہ)

برائے توجہ خصوصی سیکرٹریانِ ناصرات

وقفِ جدید کے سال ۱۹۸۲ء ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے تمام سیکرٹریان اپنی ناصرات کے چندہ وقفِ جدید کا بجٹ پورا کریں اور مجموعی طور پر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ چندہ ادا کرتے وقت شعبہ ناصرات لکھنا نہ بھولیں۔ جن مجالس نے اب تک چندہ نہیں دیا۔ وہ یکمشت ادا کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری ہمشیرہ بشریٰ ثمینہ صاحبہ اہلیہ سید اظہر احمد صاحب کو پہلی بچی سے نوازا ہے نومولود محترم سید عبدالغفور صاحب عطاء (مرحوم) کی پوتی اور محترم (ریٹائرڈ) فلائنگ آفیسر ضیاء اللہ صاحب عطاء کی نواسی ہے نومولودہ کا نام "سیدہ مدیحہ اظہر" تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و صالحہ اور خادمۂ دین بنائے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

(نصیر اللہ رازی دارالیمن شرقی حال لاہور)

بجٹ پر نظرِ ثانی کریں

مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں چندہ ممبری کے متعلق ہونے والے فیصلہ پر "کہ ہر سروس کرنے والی بہن ایک روپیہ فی صد آمد پر ادا کرنے کے مطابق اپنا نئے سال کا بجٹ دوبارہ اپنی لجنہ کی ممبرات کا جائزہ لے کر تیار کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں جلد بھجوائیں اس طرح اجتماع کا چندہ دو روپے سالانہ پر بجٹ بنائیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

امراء و صدرانِ جماعت کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعتیں وقفِ جدید کا سو فیصد ادا فرماویں

ناظم مال وقفِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "انصار اللہ" ایسے تربیتی رسالہ کا مطالعہ فرمائیے (منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

تربیتی جلسہ جماعت احمدیہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ

۲۱ نومبر کو مسجد احمدیہ سکرنڈ میں بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے "تبدیلی قلوب" پر تقریر کی۔ مکرم بشیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ سکرنڈ نے سالانہ اجتماع کے حالات سنائے مکرم انور ندیم صاحب علوی قائد ضلع نے انصار اور والدین سے خدام کے کاموں میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے نیز احباب کو اپنی اصلاح اور تعلیم اور اصلاح و ارشاد کے کاموں کی طرف توجہ دلائی۔ صدر جلسہ نے مسجد احمدیہ سکرنڈ کی تعمیر اور تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز پر اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور بعض دیگر تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ جلسہ اجتماعی دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے لحاظ سے یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب اور مفید رہا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(احمد علی کلو سیکرٹری اصلاح و ارشاد سکرنڈ ضلع نواب شاہ)

منزل بہ منزل آگے ہی آگے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔
"میرا تجربہ یہ ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی اور اس کا قدم پہلے سال کی نسبت آگے ہی بڑھے گا" (بحوالہ الفضل ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء)
اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے ہوئے دیکھئے کہ آپ نے چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمایا ہے؟ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان

کیپٹن مطلوب الحسن صاحب نوری مرحوم وصیت ۲۲۸۱۹ جو ایک حادثہ میں وفات پا گئے تھے ان کے والد مکرم منظور الحسن صاحب نوری (میجر ریٹائرڈ) یا مرحوم کے دوسرے ورثاء کا ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہے۔ مکرم منظور الحسن صاحب نوری اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ یا کسی دوسرے دوست کو ان کا یا ان کے کسی وارث کا اگر علم ہو تو براہ کرم ان کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اعلان نکاح

• میری بیٹی عزیزہ فرحت افزا کا نکاح پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم احمد ندیم صاحب ابن چوہدری محمد اشرف صاحب افکاری ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد کے ساتھ قرار پایا ہے مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نواب شاہ نے عزیزہ کے نکاح کا اعلان میرے مکان واقعہ گولی مار نواب شاہ پر ۱۹ ستمبر کو کیا۔ دوستوں سے استدعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(بشارت احمد رائیں گولی مار نواب شاہ سندھ)

• میرے بیٹے عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب کا نکاح ہمراہ صوفیہ طاہرہ بنت عبد المجید صاحب سانگلہ ہل مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۱۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باعث برکت و رحمت بنائے۔ آمین۔

(مرزا عبد الحق ٹمبر مرچنٹ۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۲ء کے صفحہ پر جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں مسل نمبر ۲۵۱۰۹ میں موصی کا نام غلط شائع ہوا ہے۔ اصل نام ڈاکٹر محمد علی ولد سلطان محمد صاحب قوم افغان داؤدزئی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(منیجر الفضل)

وقف عارضی میں شمولیت رضاء الٰہی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا کرے"
(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقف عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ٹنڈر نوٹس

پرنٹنگ ایٹم ریٹ ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لیے محکمہ شاہرات کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء اپنے نام انلسٹمنٹ، تجدید کروائے ہیں مطلوب ہیں۔ مورخہ ۱۲/۸۲ ۴ بوقت ۱۲ دوپہر وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ٹنڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلی فون ناقابل قبول ہوگا۔
۲۔ ٹنڈر بغیر زر ضمانت ناقابل قبول ہوگا۔ زر ضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابل قبول ہوگا۔
۳۔ ٹنڈر ان ٹھیکیداروں کو دیئے جائیں گے۔ جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کریں گے۔ بصورت دیگر ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔
۴۔ کام کی شرائط تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائینگ وغیرہ کسی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔
۵۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا سارے ٹنڈر منسوخ کر دے۔
۶۔ مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔
۷۔ دستاویزات ٹنڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) ۵ ۱۲/۸۲ تک حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔
۸۔ کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹنڈر ہمراہ لگانا ضروری ہے

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زر ضمانت	معیاد
۱۔	۴ عدد حفاظتی ریمپ تعمیر کرنا جھنگ میں	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰۰/-	۳ ماہ

ظفر حنیف۔ مہتمم شاہرات جھنگ
I.P.L.8511

جملہ قائدین مجالس ۱۰ دسمبر کو مثالی وقار عمل منانا نہ بھولیں۔

مہتمم وقار عمل مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ خطبہ جمعہ

لگتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ ۔

(البلد ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر (تیرا رب تجھے کہتا ہے) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

حضور نے فرمایا یعنی خدا یہ کہتا ہے اے میرے بندو جو اس دنیا میں مجھ سے راضی رہے ہو میں بتاتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہو گئے تو مرضیہ بن گئے، میں تم سے راضی ہو گیا۔ اس کا نام عبد بننا ہے۔ یہی عبودیت ہے اب تمہارا حق ہے تم میرے بندے کہلاؤ، پس میرے بندوں کی صف میں داخل ہو جاؤ اور میری جنتیں تمہاری ہوں گی۔

حضور نے فرمایا یہاں جنت سے مراد باغوں والی جنت نہیں بلکہ "جنتی" کہا ہے یعنی میری جنت، اس کے مراد وہ جنت ہے جو انسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب سے راضی ہو جائے اور اس کا رب اس سے راضی ہو جائے۔

اس سے مراد تمناؤں کو رد کرنا نہیں بلکہ تمناؤں کا رخ موڑنا ہے، ان کی تربیت کرنی ہے اس رنگ میں کہ بے چینی کی بجائے اطمینان حاصل ہو۔ دوسری جگہ اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ جو لوگ اپنی تمناؤں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور ان کے لئے در بدر پھرتے ہیں ان کو سکون حاصل نہیں ہوگا۔ یہ ایک واضح حسابی حقیقت ہے جن کی تمنائیں ان کی معبود بن جاتی ہیں وہ تمناؤں کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتے جاتے ہیں ایک تمنا پوری ہو جائے تو وہ کئی اور تمناؤں کے بچے دے دیتی ہے اور ہر مقام پر **هل من مزيد** کا نقشہ دکھائی دیتا ہے اس طرح سے اسے ایک بھی مقام ایسا نصیب نہیں ہوتا کہ اسے چین نصیب ہو۔

حضور نے فرمایا اس کے برعکس اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے یہ بتایا ہے کہ:۔

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

جس ذکر کی تلاش سکون حاصل کرنے کے لئے ہے وہ لا الہ الا اللہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تمہارا الٰہ (معبود) ہو جائے تمہاری تمناؤں کا آخری مرکز خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ خدا ہی مطلوب و مقصود ہو اور ہر دوسری تمنا اس کے تابع ہو جائے۔ یہی دعا ہو کہ دو جہانوں میں صرف اللہ مل جائے۔ اگر انسانی خواہش کا آخری مقام خدا تعالیٰ کی ذات کی رضا ہو جائے تو کوئی تمنا پریشان اور مغلوب نہیں کرتی۔ پھر انسان بے سکونی کا شکار نہیں ہوتا وہ غم پر بھی راضی ہوتا ہے اور خوشی پر بھی راضی ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ جو بھی میرا آقا مجھے دیدے وہی کافی ہے۔ آسائش دے تب بھی خوش ہوں گا، دکھ دے تب بھی خوش رہوں گا۔ ہر وہ حالت جو غم اور خوف طاری کرتی ہے اس میں وہ اپنے رب کا ہی ذکر کرے۔ دنیا میں کوئی محبوب راضی ہی نہیں ہونا چاہیئے اس کے لئے جو بھی کر لو، مگر خدا تعالیٰ ایسا محبوب ہے جو ہر رضا پر اپنی رضا بھی ساتھ دیتا ہے یہی طمانیت قلب ہے اس کے سوا سکون حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

حضور نے فرمایا جو لوگ مجھ سے لکھ کر پوچھتے ہیں کہ سکون کیسے حاصل کیا جائے میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ سکون اور کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اپنے مطلوب حقیقی، خدا پر راضی ہونا سیکھیں جتنا وہ خدا کی رضا میں آگے بڑھتے جائیں گے وہ عبودیت میں داخل ہوتے جائیں گے اور کامل عبد وہ ہے جس کا اپنا کچھ نہ رہے کلیۃً خالی ہو جائے اور یہ کہے کہ جو بھی اللہ سے ملتا ہے انعام ہے، اس پر خوش رہو۔ جب تمنائیں غلام بن کر مغلوب ہو جائیں گی تو اللہ فرماتا ہے جو میرا ہے وہ تمہارا ہو جائے گا اور تب تم "عباد" میں داخل ہو جاؤ گے اور میری جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت میں حضرت موسیٰ کی مثال بیان فرمائی جن پر جب ایک ایسا وقت آیا کہ وہ اپنے وطن سے نکال دیئے گئے اور ان کے پاس کچھ بھی نہ رہا تو انہوں نے سوچا کہ میں اپنے رب سے کیا کیا مانگوں۔ کیوں کوئی لمبی تقریر کروں۔ انہوں نے صرف کہا تو اتنا کہا کہ:۔

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝

(القصص ۲۵)

یہ کیسی عجیب تمنا ہے کہ اے میرے رب تو جو دے میں اس پر راضی ہوں۔ میں اسی کا فقیر ہوں جو تو عطا کر دے۔ کتنا پیارا فقرہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بڑی سوچ سمجھ کر یہ دعا کی کہ کیوں نہ میں اپنے رب پر چھوڑ دوں، مجھے یقین ہے کہ جو بھی خدا مجھے عطا کرے گا وہ میرے فائدے کا ہوگا اور وہی میرے لئے کافی ہوگا۔

حضور نے فرمایا مغرب میں تحفہ وصول کرنے کا ایک بڑا خوبصورت رسمی طریق یہ ہے کہ تحفہ وصول کرنے والا یہ کہتا ہے کہ آپ کا شکریہ مجھے اسی چیز کی ضرورت تھی اس سے تحفہ دینے والے کا دل بڑا بڑھ جاتا ہے ممکن ہے کہ یہ بات کسی وقت حقیقت سے عاری ہو مگر اس میں جو خوبصورتی ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت موسیٰ نے یہی کہا کہ مجھے اپنے رب سے اتنا پیار ہے کہ جو اس کی طرف سے آئے گا میں اس کا فقیر ہوں۔ اس طرح سے قرآن نے ہمیں ایسی تعلیم دی جو فطرت کے خلاف نہیں تھی۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ اپنی تمناؤں کو مار دو۔ بلکہ یہ تعلیم دی کہ تمناؤں کو خدا کی رضا کے تابع کر دو۔ اللہ کے ہو جاؤ۔ پھر تم سب تمناؤں سے آزاد ہو جاؤ گے اس کے سوا تمناؤں سے آزاد ہو جاؤ گے اس کے سوا تمناؤں سے آزادی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قرآنی فلسفے کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور یہ فلسفہ ساری دنیا میں پھیلا دے کہ ساری دنیا قرآنی طریق پر چل کر ذکر الٰہی کے ذریعے اطمینان حاصل کرے۔

اس کے بعد حضور چند لمحے کے لئے بیٹھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ ارشاد فرمایا اور نماز سے قبل محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ صفیں سیدھی کروائیں اس کے بعد نماز جمعہ پڑھا کر حضور واپس تشریف لے گئے۔

تصحیح

مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۲ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس ارشاد کی جو رپورٹ شائع ہوئی وہ مکرم بشیر اختر صاحب کی مرتب کردہ ہے متعلقہ اشاعت میں یہ نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے اس پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

خالص شہد

ملنے کا پتہ:
دار العلاج رحمت بازار ربوہ

ضروری اعلان

۱۔ جو احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں عارضی دوکانیں لگانے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دوکان کی نوعیت اور جسقدر جگہ ان کو درکار ہو اس سے خاکسار کو ۸ دسمبر ۱۹۸۲ء تک مطلع فرما دیں۔ درخواست میں اپنا نام پتہ وغیرہ ضرور تحریر کریں۔

۲۔ جن احباب کے ربوہ میں ذاتی پلاٹس ہیں اور وہ خود یا کسی اور کو پلاٹس جلسہ پر دوکان کے لیے دینا چاہتے ہیں وہ بھی پلاٹ دینے سے پہلے ناظم بازار جلسہ سالانہ سے اجازت لے اور بعد میں چار دیواری بنا کر کام کرے۔

(مبارک احمد طاہر ——— ناظم بازار جلسہ سالانہ ربوہ)

شکور پارک ربوہ

ہاؤسنگ سکیم

- ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
- پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں
- ہر قسم کے جھگڑے سے پاک

احباب فائدہ اٹھائیں

پروپرائیٹر:۔ حاجی عبد السمیع باسط منزل دار الرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ فون ۶۱۴

سیل شروع ہے

مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

صدیق اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۴۰

علی اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۶۴

املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل برنس ریلوے روڈ ربوہ